بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

004-11: سورۃ النساء کی مختصر تفسیر (آیات:49-57)

سورۃ النساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُزَكُّوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۴۹﴾﴾ (النساء:49)

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُزَكُّوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ﴾: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنا تزکیہ کرتے ہیں؟ (اپنی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اپنی زبانوں سے اپنی تعریفیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پاک ہیں)۔

اور اس سے مراد یہودی ہیں یہودیوں نے کیا کہا؟:

﴿نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾ (ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں (نعوذ باللہ) اور ہم اللہ کے پیارے ہیں) (المائدۃ:18): یہ تزکیہ ہے۔

یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ہم جنت میں داخل ہوں گے (البقرۃ:111)۔

ایک مضر بیماری ہے یہودیوں کی کہ وہ اپنے آپ کو سب سے برتر اور اچھا سمجھتے ہیں اپنا تزکیہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر کیا کہ اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ان لوگوں کو آپ نے نہیں دیکھا ہے کیا آپ یہ جانتے ہیں ان کے بارے میں جو اپنا تزکیہ کرتے ہیں؟ اپنا تزکیہ جو کرتے ہیں اپنی تعریفیں جو کرتے ہیں وہ یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں کیونکہ یہ مرض یہودیوں کا مرض ہے تو اس سے بچنا چاہیے اصل پیغام یہ ہے۔﴿بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ﴾: بلکہ اللہ تعالیٰ جس کا چاہے اُس کا تزکیہ کردے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ حقیقتوں کو جانتا ہے چھپے دلوں کے رازوں کو بھی خوب جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو بھی خوب جانتا ہے آپ دنیا کو دھوکا دے سکتے ہیں آپ اپنے ظاہر کو اچھا کرکے اپنے بُرے باطن کو چھپا سکتے ہیں لیکن کیا اپنے ربّ سے چھپا سکتے ہیں؟ اپنے آپ سے چھپا سکتے ہیں آپ؟ جیسا کہ آپ اپنے بارے میں خوب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ سے بھی زیادہ آپ کو بہتر جانتا ہے: ﴿بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ﴾: اصل پاکیزہ لوگ وہ ہیں اچھے لوگ وہ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ تزکیہ کردے۔ اللہ تعالیٰ نے کس کا تزکیہ کیا ہے؟ اپنے انبیاء اور مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کا۔

اور صحابہ کا کیا ہے کہ نہیں؟ ﴿رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾ (التوبہ:100)۔

تو یہودی جو ہیں وہ جیلیسی (Jealousy) کا شکار تھے بڑا مسئلہ تھا اُن کا (جیسے آگے بیان بھی ہوگا) تو جب ایسے الفاظ سنتے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تو مزید غصہ اُن کو آتا اور کہتے کہ ہم اہل کتاب ہیں، اس لیے کبھی یہ کہتے کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام یہودی تھے یا نصرانی تھے۔

یہودی، نصرانی تو بعد میں آئے نا، یہودیت نصرانیت جو ہے تم لوگوں نے ایجاد کی ہے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پہلے ہیں یا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پہلے ہیں؟! یعنی عقل تو کام نہیں کرتی نا اس لیے اس کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے۔ الغرض، اللہ تعالیٰ جس کا جب چاہے جس کا چاہے اللہ تعالیٰ تزکیہ کردے لیکن لوگوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا تزکیہ کریں یا کسی اور کا تزکیہ کریں۔

اپنا تزکیہ خصوصی طور پر نہیں کرنا چاہیے یا بغیر علم کے آپ نہیں جانتے کسی کے بارے میں آپ اس کا تزکیہ نہیں کر سکتے:

﴿بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ﴾۔

﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۴۹﴾: اور یہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ گٹھلی کے دھاگے کے برابر بھی ظلم کسی پر نہیں کرتے۔

(﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ﴾: اور اُن پر نہیں ظلم کیا جائے گا، ﴿فَتِيْلًا﴾: فتیل کہتے ہیں آپ نے گٹھلی دیکھی ہے (کھجور کی گٹھلی) اُس کے اوپر ایک گروو (Groove) ہوتا ہے اُس کے اوپر ایک دھاگہ ہوتا ہے اس دھاگے کو فتیل کہتے ہیں تو اس فتیل کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا)۔ اگر تم واقعی پاکیزہ شخص ہو پاکدامن انسان ہو مرد ہو یا عورت ہو اچھے ہو یا بُرے ہو (دوسری طرف) تو تم پر کبھی ظلم نہیں کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تزکیہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنی مخلوقات کو اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے تو آپ کو یہ فکر نہیں کرنی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ تزکیہ کسی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ظلم کرے گا تو اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے۔

ظلم کی صفت جو ہے یہ صفات منفیۃ میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا:

﴿وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ (تمہارا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرتا) (الکھف:49)۔

صفات کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفات مثبتۃ (۲) صفات منفیۃ۔

مثبت وہ صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی جو اللہ تعالیٰ نے اثبات کے ساتھ بیان کی ہیں: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ:11)۔

﴿وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾: اثبات ہے، صفت السمع والبصر اللہ تعالیٰ کی ثابت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔

اور نفی کی ہے مثلیت کی تو مثلیت کی صفت منفی ہے، ظلم کی صفت منفی ہے، اونگھ کا آنا نیند کا آنا: ﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾ (البقرۃ:255): منفی صفات ہیں۔ تو اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے یہ ایمان ہے کہ ہر وہ نام اور صفت جو قرآن مجید اور صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ثابت ہے اُن سب پر ایمان ہے چار شرطوں کے ساتھ:

(۱) بغیر تعطیل بغیر انکار کرنے کے

(۲) بغیر اُس کی تحریف کرنے کے اُس کے معنی کو تبدیل کرنے کے۔

(۳) بغیر تکییف بغیر کیفیت بیان کرنے کے کہ کیسی ہے۔

(۴) اور بغیر تمثیل یا تشبیہ کے کہ مثلیت اور تشبیہ سے پاک اللہ تعالیٰ کے ہر نام اور صفت پر ایمان ہے جو قرآن اور صحیح حدیث میں ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے لیے۔

جب انسان کسی کا تزکیہ کرتا ہے تو ظلم سے کام لے سکتا ہے کہ نہیں؟اس لیے یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے اصل تزکیہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا اور صحابہ کا تزکیہ کیا ہے تو یہودیوں پر ظلم کیا ہے کیا؟! نہیں کیا ہے کیونکہ ایک وقت تھا:

﴿فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرۃ:47): کس کے بارے میں ہے؟ بنی اسرائیل (یہودیوں) کے بارے میں ہے۔

بنی اسرائیل تھے نافضیلت بخشی اُس زمانے کے جو لوگ تھے، تم پر تورات نازل کی اپنے اولوالعزم میں سے رسول بھیجا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تم نے کیا کیا؟! دیکھیں بنی اسرائیل کے قصے میں؛ نبی کے ساتھ کیا کیا اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب تورات کے ساتھ کیا کیا تو تم اس قابل ہو کہ تمہارا تزکیہ کیا جائے؟! جب نہیں ہو تو اللہ تعالیٰ تزکیہ اُن کا کرتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ تزکیے کا حق رکھتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء:50)

(دیکھ لیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو دیکھیں ذرا کیسے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ﴿وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ اور یہی صریح گناہ ہی کافی ہے ان کے لیے)

جھوٹ باندھتے ہیں نا کہتے ہیں: "کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا تزکیہ کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں!"۔

اچھا کہا ہے تو: ﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرۃ:111): اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمایا ہے کہ تم اللہ کے بیٹے ہو یا تم اللہ کے پیارے ہو کہاں پر ہے؟! نہیں ہے نا تو کتنا بڑا جھوٹ ہے! ﴿وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾: یہی صریح گناہ ہی کافی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اب وجہ کیا ہے دیکھیں:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ﴾ (النساء:51)

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم! کیا آپ نے نہیں دیکھا (یعنی یہودیوں کو اور نصاریٰ کو)

﴿الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ﴾ (یہاں پر خصوصی طور پر یہودیوں کا ذکر ہے) جن کو حصہ دیا گیا کتاب میں سے)

﴿يُؤْمِنُوْنَ﴾: ایمان رکھتے ہیں (ایمان لاتے ہیں)۔ ﴿بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾: جبت اور طاغوت پر (ایمان رکھتے ہیں)۔

جبت جادو کو بھی کہتے ہیں کہانت کو بھی کہتے ہیں اور ہر اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی عبادت کی جائے، شیطان کو بھی کہتے ہیں طاغوت؛ تو مختلف چیزیں ہیں جبت اور طاغوت جس میں کفر اور شرک سب یہ مصیبتیں شامل ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

﴿وَيَقُوْلُوْنَ﴾: اور یہ کہتے ہیں۔ ﴿لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾: اُن لوگوں سے جو کافر ہیں۔

﴿هٰٓؤُلَاۗءِ﴾: یہ لوگ جو ہیں۔

﴿اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝﴾: اُن سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو مومن ہیں۔

یہودی جو ہیں جب مشرکین سے ملتے نا(مشرکین مکہ سے) تو وہ کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ جو ہیں ان کو جو دین ہے یا ان کا جو طریقہ ہے یا ان کا جو راستہ ہے ان کے راستے کے دین سے بہتر تمہارا دین ہے(مشرکین کو کہتے جس میں شرک ہے بدعات اور خرافات سے بھرا ہوا دین ہے) تم ان سے زیادہ افضل ہو؛ کبھی اگر مشرکین پوچھ لیتے اُن سے تو یہ جواب دیتے یا کبھی خود جا کر اُن کو جواب دیتے حیی بن اُخطب وغیرہ جو یہودیوں کے سردار تھے، اللہ تعالیٰ نے اب اس خبر کو کیسے بیان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے:

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ﴾: عجب بات یہ ہے کہ ان کو کتاب میں سے حصہ دیا گیا ہے تورات ان پر نازل کی گئی ہے! ان کو اللہ تعالیٰ کا جو پیغام ہے وہ بھی پہنچا ہے اور اس پیغام میں ساری خوبیاں اور بھلائیاں موجود ہیں، ایمانیات کے اصول اور قواعد سارے موجود ہیں ارکان ایمان بھی موجود ہیں، دین کی اساسیات اور قاعدے بھی موجود ہیں اس کے باوجود بھی:

﴿يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَالطَّاغُوۡتِ﴾: ایمان رکھتے ہیں جبت اور طاغوت پر!

کہانت پر جادو پر اور شیطان کے راستے کو اختیار کرتے ہیں ابلیس کا راستہ اختیار کرتے ہیں، شیاطین الانس اور جن پر ایمان رکھتے ہیں! غیر اللہ کی عبادت کو بھی بہتر سمجھتے ہیں۔ جب ان مشرکوں کو کوئی شخص کہے کہ تمہارا دین صحیح ہے اور خود اہل کتاب میں سے ہو توحید کی دعوت پہنچ چکی ہے اسے تو عجب بات ہے کہ نہیں؟! تو ایمان کس پر ہے توحید پر یا شرک پر؟! اس لیے: ﴿يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَالطَّاغُوۡتِ﴾۔

﴿وَيَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هٰٓؤُلَاۤءِ اَهۡدٰى مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِيۡلًا﴾: اور کافروں سے جا کر کہتے ہیں کہ تم جو ہو کافر جو ہو تم ان مومنوں سے زیادہ بہتر ہو راہ راست پر ہو تم زیادہ ہدایت یافتہ ہو۔

عجب بات ہے کہ مشرک کب ہدایت یافتہ ہوا؟! اور شرک کرنے والا کب ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے؟!

شرک تو ایسا گناہ ہے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا ابھی گزر چکا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ﴾ (اللہ تعالیٰ کبھی بھی اُس کے ساتھ شرک کرنے والے کو معاف نہیں کرتا)

﴿وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ﴾ (اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کے علاوہ گناہ معاف کر دے)(النساء:48)۔

شرک اور کفر کے علاوہ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دے لیکن شرک اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا جب تک کہ مشرک توبہ نہیں کرتا، کافر اور مشرک اپنے کفر اور شرک سے جب تک توبہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا؛ عجب بات ہے!

پھر مزید وضاحت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ‌ؕ وَمَنۡ يَّلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ نَصِيۡرًا ۝۵۲﴾ (النساء:52)

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے اپنی رحمت سے دھتکارا ہے دور کیا ہے یہ ہیں ہی اس قابل!

کیسے انسان سوچ سکتا ہے کہ تورات نازل ہوئی ہو اللہ تعالیٰ کا پیغام نازل ہوا ہو اُس میں ایمانیات اور توحید اور سنت کا پیغام ہو اور حکم ہو اُس کے باوجود بھی جا کر کہیں مشرکین کو کہ تمہارا دین بہتر ہے؟! ایمان کو چھوڑ کر (اللہ تعالیٰ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر) ارکان ایمان کو چھوڑ کر جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے لعنتی لوگ ہیں! لعنت کے مستحق ہیں کہ نہیں؟! لعنت سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو دھتکارا ہے اپنی رحمت سے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے یہ لوگ قابل ہی نہیں ہیں مستحق ہی نہیں ہیں! (نعوذ باللہ)۔

اور جسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے اُس کا کیا انجام ہوتا ہے کبھی راہ راست پر آسکتا ہے وہ؟! اس لیے دوسری آیت میں کیا ہے؟ دلوں پر مہر لگا دی ہے کفر کی وجہ سے (جیسا کہ گزر چکا ہے پچھلے دروس میں اسی سورۃ میں)۔

دل پر مہر کیوں لگی ہے؟ کفر کیا ہے پہلے، یہ حربے اختیار کیے ہیں کہ تورات میں تحریف کی ہے اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی ہے، ربّ کی شان میں گستاخی کی ہے! تو دل پر مہر لگائی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوئے ہیں۔

﴿وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۵۲﴾: اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کر دے تو ہر گز اُس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

کوئی مددگار اُس کا نہیں ہو سکتا جسے اللہ تعالیٰ دھتکار دے تو وہ ذلیل و خوار ہوتا رہے گا کوئی اُس کا یار و مددگار ہو ہی نہیں سکتا!

کون سی وہ طاقتور مخلوق ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے؟! جسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے دھتکار دے اُس کی مدد کون کر سکتا ہے؟! نہ دنیا میں نہ آخرت میں بے یار و مددگار رہے گا اور دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے مسکنۃ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (البقرة:61)

(اُن پر لکھ دی گئی ہے (یہودیوں پر) ذلت اور ﴿الْمَسْكَنَةُ﴾ محتاجی)

اور آخرت میں عذاب اُلیم ہے کوئی شفاعت نہیں ہے کوئی یار و مددگار نہیں ہے (نعوذ باللہ من الخذلان)۔

اس سے بڑی رسوائی کیا ہو گی؟! (نعوذ باللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (کتاب میں حصہ دیا گیا کیا اُس کے ساتھ حشر کیا اب دیکھیں ذرا):

﴿اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۵۳﴾ (النساء:53)

(کیا اُن کے پاس ملک میں سلطنت کا کوئی حصہ ہے؟! اگر یہ ہوتا ان کے پاس تو پھر اس وقت یہ لوگوں کو کھجور کی گٹھلی میں جو ایک سوراخ ہو یا چھوٹا نشان جو ہے اُس کے برابر بھی لوگوں کو کچھ نہ دیتے)

(سبحان اللہ)۔ کھجور کی ہم بات کرتے ہیں نا تو لفظ جو آیا ہے فتیل کا بھی ہے، نقیر بھی ہے، قطمیر بھی ہے، جب کھجور کو ہم کھولتے ہیں اس کی گٹھلی ہوتی ہے گٹھلی میں تین چیزیں ہوتی ہیں:

(ا) ایک اوپر پردہ ہوتا ہے دیکھا ہے کھجور کے اوپر پردہ ہوتا ہے؟ (کھجور کی گٹھلی پر پردہ ہوتا ہے کہ نہیں؟) یہ قطمیر ہے عربی زبان میں۔

(۲)جو گروو(Groove) ہوتا ہے اُس میں ایک اندر جو ڈپریشن ہوتا ہے اُس پر ایک دھاگے نما چیز ہوتی ہے قطمیر سے ملا ہوتا ہے اس پردے سے اسے کہتے ہیں فتیل (ابھی کہا ہے فتیل)۔

(۳)اور خود جو یہ ڈپریشن ہوتا ہے کھجور کے اوپر سوراخ جو ہوتا ہے اس کے ایک حصے پر گروو(Groove) جو ہوتا ہے اسے کہتے ہیں نقیر۔

تو لوگوں کو کچھ نہ دیتے نقیر کے برابر تک بھی نہ دیتے! نقیر کا کیا وزن ہے ابھی اس سوراخ میں کوئی چیز رکھ دی جائے کوئی آٹا وغیرہ کوئی چیز رکھ دی جائے اس میں آتا ہے کچھ؟! اتنے کنجوس ہیں کہ کچھ نہ دیتے! یہودیوں کی اور یہ خصلت ہے کہ وہ بہت ہی زیادہ کنجوس ہیں:

(۱) کتاب دی گئی تحریف کی اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوئے۔

(۲) اگر ان کو مال کا کچھ حصہ دے دیا جاتا اور یہ مالدار ہو جاتے مملکت ان کو یا کوئی سلطنت دی جاتی تو لوگوں کو مکمل محروم کردیتے کچھ نہ دیتے! جیسا کہ تورات کے علم کو چھپایا ہے لوگوں تک حق کو حقیقت کو نہیں پہنچایا تحریف کر کے اس کو لوگوں تک پہنچایا ہے تو اگر ملک بھی دیا جاتا تب بھی لوگوں کو کچھ نہ دیتے! یعنی کوئی خیر ہے ایسے لوگوں میں؟! اس لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہیں کہ نہیں؟! نہ دنیا کے اعتبار سے ان میں کوئی خیر ہے نہ دین کے اعتبار سے کوئی خیر ہے، تو کوئی فائدہ ہے ان لوگوں میں؟! (سبحان اللہ)۔

﴿فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا﴾: وجہ کیا ہے؟

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ (النساء:54)

(کیا یہ لوگ جو ہیں لوگوں پر حسد کرتے ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے)

یہودی جو ہیں حسد کرتے ہیں مومنین سے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں آیتیں نازل ہوتی ہیں اہل ایمان اہل تقویٰ کی کتنی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں تعریفیں کی جاتی ہیں، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تعریفیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریفیں، صحابہ کی تعریفیں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے اور وہ مومن ہیں متقی ہیں پرہیزگار ہیں تو کافی دل میں جلن ہوتی ہے حسد ہے! اور اِس سے پہلے تورات میں دیکھیں آپ کہ تورات اور انجیل میں صحابہ کا ذکر ہے کہ نہیں؟! اچھا ذکر ہے کہ بُرا ذکر ہے؟

تورات اور انجیل میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ہے اور صحابہ کا ذکر بھی ہے، دلیل سورۃ الفتح کی آخری آیت میں دیکھیں آپ: ﴿ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ﴾ (یہ مثال تورات میں اور انجیل میں بھی ہے) (الفتح:29)۔

تو خوب جانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کہ صحابہ کون ہیں اور یہودی خصوصی طور پر کیونکہ سیاق اور سباق میں یہودیوں کا ذکر آرہا ہے تو خصوصی طور پر حسد میں ڈوبے ہوئے تھے! کوئی خوبی جب اپنی کتاب میں پڑھتے جبکہ تحریف بھی کر چکے ہیں اپنی کتاب کو تورات اور انجیل کو اور جب قرآن مجید میں اگر کوئی پیغام پہنچتا تو سینے میں دل میں اتنی جلن ہوتی کہ اُن سے رہا نہیں جاتا اور اصل جھگڑا جو ہے وہ اسی حسد کا ہی ہے۔ یہودیوں کی یہ خواہش تھی کہ آخری نبی اُن میں سے ہو، بہت سارے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آئے اُن میں سے اسحاق ہیں یعقوب ہیں (علیہم الصلاۃ والسلام)، پھر اُن

کے جو بیٹے ہیں اُن کی جو اولاد ہے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کرتے کرتے موسیٰ، عیسیٰ، ایوب (علیہم الصلاۃ والسلام) وغیرہ جتنے بھی انبیاء آئے (علیہم الصلاۃ والسلام) سب بنی اسرائیل میں سے ہیں تو اُن کی خواہش تھی کہ آخری نبی بھی ہم میں سے ہوگا۔

جب تورات میں اللہ تعالیٰ نے پیغام دیا ہے کہ آخری نبی عرب میں سے ہوگا یہاں پر دشمنی شروع ہوگئی، اور حقیقتاً بھی یہ ہوا کیونکہ پتہ ہے کہ تورات اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے سچ ہے اُس میں، انجیل میں بھی ذکر ہے تو یہاں پر حسد شروع ہوا، اور جتنی خوبیاں اُن کی کتاب میں یا قرآن مجید میں آتی جاتیں اُن کی جلن اور حسد بڑھتا جاتا۔

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾: جو بھی فضل اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور صحابہ پر تو اُن کو جلن ہوتی تکلیف ہوتی، اگر ایسی بات ہے تو پھر یہ بھی سن لیں:

﴿فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴﴾: تو یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو عطا کی ہے کتاب اور حکمت بھی ("کتاب" وحی اور وحی کے علاوہ جو بھی سنت جو وحی نازل ہوتی ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر وہ بھی دی ہے)

﴿وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا﴾: اور اُن کو بڑا عظیم ملک بھی دیا ہے۔

یعنی بنی اسرائیل اگر اپنا تھوڑا محاسبہ کر کے دیکھیں (یہودی جو ہیں) جو یہ بغض و نفرت کرتے ہیں جو حسد کرتے ہیں اہل ایمان کے ساتھ ذرا دیکھیں اولاد کس کی ہیں یہ؟! خود انبیاء کی اولاد میں سے ہیں آل ابراہیم میں سے ہیں ہم نے آل ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو کتاب بھی دی ہے اور حکمت سے بھی نوازا ہے اور ملک عظیم بھی دیا ہے تو شکر کرنا ہے نا؟! اتنی بڑی نعمتیں جب نازل کی ہیں تمہارے اوپر تو اصل کیا مقصد تھا کیا کرنا ہے شکر کرنا ہے یا حسد کرنا ہے؟! حسد سب سے بڑی ناشکری ہے (حسد ناشکری ہے) تو اصل کیا کرنا تھا؟ شکر کرنا تھا۔

اور شکر کا تقاضہ کیا ہے؟ ایمان اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آخری نبی پر ایمان لانا لازمی تھا حسد کا راستہ تو ہے ہی نہیں نا! حسد تم لوگوں نے کیوں کیا؟! کیونکہ دل میں تمہارے اندر مرض اور بیماری ہے، بغض اور نفرت کا مرض ہے حسد کا مرض ہے۔

اور یاد رکھیں کہ حسد یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا اور سب سے پہلا گناہ ہے جو زمین میں ہوا! سب سے موذی مرض اگر کوئی اسے دیکھے نا، دل کے امراض میں سے بیماریوں میں سے (نعوذ باللہ) حسد ہے۔ آسمان میں کیا ہوا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو۔ ابلیس نے کیا کہا؟ میں سجدہ نہیں کرتا (حسد (Jealousy) کیوں؟) اسے مٹی سے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ او تمہیں کس نے کہا کہ مٹی آگ سے بہتر ہے یا آگ مٹی سے بہتر ہے؟! کیونکہ حسد ہے اصل بات یہ ہے کہ سجدہ نہیں کرنا!

اور زمین پر سب سے پہلا قتل بھائی نے بھائی کو قتل کیا وجہ کیا تھی؟ حسد تھی کہ جو اُس نے صدقہ دیا وہ قبول ہوا میرا صدقہ قبول نہیں ہوا جبکہ کیا جواب دیا؟ کہ اللہ تعالیٰ متقین سے صدقہ قبول کرتا ہے تم تقویٰ ٹھیک کرو اپنا ایمان ٹھیک کرو مضبوط کرو تمہارا بھی اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرے گا؛ کیونکہ:

(۱) اُس زمانے میں صدقہ زمین پر جب رکھ دیا جاتا تو آسمان سے بجلی آتی آگ آتی جلا دیتی قبول ہے۔

(۲) اگر اسے آسمان سے آگ نہ جلاتی تو قبول نہیں ہوا۔

تو اُس وقت صدقے کی پہچان یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کیا ہے یا نہیں کیا ہے تو ایک بھائی کا قبول ہوا دوسرے کا قبول نہیں ہوا تو غصے میں آ گیا حسد کی وجہ سے بھائی کو قتل کر دیا (نعوذ باللہ)۔

تو حسد ایک بہت موذی مرض ہے دلوں کے امراض میں سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے پاک اور دور اور محفوظ فرمائے (آمین) اس سے جو حسد والے لوگ ہوتے ہیں نا دل میں کینہ دل میں تنگی زبان پر بد کلامی بد زبانی، اسی سے بغض ہے نفرت ہے، اسی سے پھر چغل خوری ہے، اسی کی وجہ سے پھر غیبت ہوتی ہے، اسی کی وجہ سے پھر رشتے ٹوٹتے ہیں قطع رحمی ہوتی ہے والدین کے ساتھ بد سلوکی ہوتی ہے، اسی طریقے سے یہ ساری مصیبتیں ایک ساتھ اکٹھی ہو جاتی ہیں (نعوذ باللہ)۔

تو اگر یہ لوگ اپنا تھوڑا سا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ اصل یہ لوگ کون ہیں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی آل میں سے ہیں تو ہم نے آل ابراہیم کو کتاب سے بھی نوازا حکمت سے بھی نوازا اور تم نے تحریف کر کے اسے بدل دیا اور غلط راستے اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہو گئے تم لوگ! تم لوگوں کو ملک عظیم بھی دیا تھا تمہیں اور کیا چاہیے حسد کس چیز کا ہے؟!

جب تم لوگوں نے حق کو قبول نہیں کیا تو کسی نے تو حق کو قبول کرنا تھا تو اصل بات یہ ہے کہ جو حق کو قبول کرتا ہے وہی تزکیے کے قابل ہے وہی خیر کے قابل ہے اور وہی راہ راست پر ہے نا کہ یہ جو راستہ تم لوگوں نے اختیار کیا ہے اور حق کو دھتکارا ہے حق کو جھٹلایا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے بھی مستحق ہوئے ہو! (نعوذ باللہ)۔

پھر ہوا کیا ہے دیکھیں: ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵﴾ (النساء:55)

تو ان آل ابراہیم میں سے بعض اُس پر ایمان لائے (یعنی کتاب اور حکمت پر ایمان لائے)، یہود و نصاریٰ سارے تو کافر نہیں ہیں نا اُس زمانے میں بھی ایمان لائے تھے اپنے نبی کے زمانے میں اور بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آئے ہیں نا (سبحان اللہ)؛

﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ﴾: اور اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کو روکا ہے (خود بھی قبول نہیں کیا اور دوسروں کو بھی روکا ہے)۔

﴿وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵﴾: اور جہنم کافی ہے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی سلگتی ہوئی آگ۔

جہنم کی یہ بھڑکتی ہوئی آگ ہی ان کے لیے سزا کافی ہے کس کے لیے؟ ﴿مَّنْ صَدَّ عَنْهُ﴾: جنہوں نے ایمان کا راستہ اختیار نہیں کیا اور دوسروں کو بھی اس ایمان کے راستے سے اور اس خیر سے روکا ہے یہ تمام سارے کے سارے جو ہیں یہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوں گے (نعوذ باللہ)۔ یعنی پیغام کیا ہے تمہیں کن میں شامل ہونا چاہیے تھا؟ ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ﴾: تو تمہیں کیا مصیبت تھی اگر ایمان کا راستہ اختیار کرتے کیوں ایمان کا راستہ اختیار نہیں کیا؟! عام لفظوں میں دیکھیں نا سبحان اللہ کہ اگر تم ایمان کا راستہ اختیار کرتے تمہارا کیا جاتا کیوں تم لوگوں نے ﴿

﴿صَدَّ عَنۡهُ﴾ کا راستہ اختیار کیا ہے؟! کیوں تم لوگ حسد کی وجہ سے اپنی دنیا میں بھی ذلت اور رسوائی کا سبب بنے ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب اور جہنم کے عذاب کے مبتلا ہونے کا سبب بنے جبکہ راستہ بالکل آسان تھا اگر آپ چاہتے؟! (نعوذ باللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا﴾ (النساء:56)

(بے شک لوگوں نے کفر کیا ہماری آیتوں سے)

﴿سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا﴾: تو ہم عنقریب ان کو آگ میں ڈالیں گے (یعنی جہنم کی آگ میں نعوذ باللہ)۔

﴿كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ﴾: جب جب اُن کی کھالیں جل کر پک جائیں گی ہم ان کو دوسری کھالیں بدل کر دیں گے تاکہ وہ عذاب کے مزے کو چکھیں (نعوذ باللہ)۔

جہنم کافی آگ ہے اُن کے عذاب کے لیے جن لوگوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا جو کافر ہیں یہ سزا اچھی طرح سن لیں (نعوذ باللہ) کہ جنہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ہے چاہے تورات کی آیتیں ہوں چاہے انجیل کی آیتیں ہوں چاہے قرآن مجید کی آیتیں ہوں اور کیونکہ قرآن مجید ناسخ ہے تمام کتابوں کا تو اصل مقصد ہے کہ جس نے قرآن مجید کی آیتوں کو جھٹلایا ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے:

﴿سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا﴾: تو کافروں کی سزا کیا ہے؟ انہیں جہنم میں داخل کریں گے اور جہنم کی آگ میں وہ جلتے رہیں گے۔

کیسے؟ ایک طریقہ ہے تھوڑی سی (علم غیب میں سے ہے ہم نہیں جانتے) اس کی ایک کیفیت اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے نعوذ باللہ:

﴿كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ﴾: نضج کہتے ہیں کہ جب آپ ہنڈیا پکاتے ہیں تو وہ پک جاتی ہے کیسے پتہ چلتا ہے کہ اب آپ کا کھانا تیار ہے؟ جب پک جاتا ہے پھر کہتے ہیں نا کہ سالن پک گیا ہے یا چاول پک گئے ہیں تو اسے نضوج کہتے ہیں عربی میں "نَضِجَ"۔

"نضِجتِ الثمرۃ": ثمرۃ جو ہے پھل کب پکتا ہے؟ اس کی خاص علامات ہوتی ہیں یا پیلا ہو جاتا ہے یا سرخ ہو جاتا ہے پتہ چل جاتا ہے اور کھانے میں بھی مٹھاس اُس میں آجاتی ہے۔ تو اسی طریقے سے جہنم کے اس عذاب میں جب ان کافروں کو جلایا جائے گا تو ان کی جو جلدیں ہیں جل کر پک جائیں گی (نعوذ باللہ) جب پک جائیں گی: ﴿بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا﴾: تو جلدیں ہم بدل دیں گے دوسری کیوں؟ ﴿لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ﴾: تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ انسان کی جو سینسیشن (Sensation) ہے درد کی وہ جلد میں ہے اور سب سے زیادہ درد (Pain کی بات میں کر رہا ہوں) دنیا میں وہ جلانے کا درد ہے۔ اور سبحان اللہ جو سب سے زیادہ عذاب ہے جو سب سے بڑی سزا ہے کون سی ہے اللہ تعالیٰ کی؟ جہنم ہے۔ جہنم میں سب سے بڑی سزا ہونی چاہیے یا کم سزا ہونی چاہیے؟! سب سے بڑی سزا کا سب سے زیادہ درد!

سب سے زیادہ درد کہاں پر ہوتا ہے؟ جلد میں اور جلنے سے تو وہی سزا ہے کہ نہیں نعوذ باللہ؟! وہی سزا ہے دیکھیں!

جیسے جلد جل گئی نا کافر کہتے ہیں کہ جلد جل گئی جان چھوٹ جائے گی، آتا ہے شیطان کا وسوسہ کہ ایک دفعہ ہم مر جائیں گے نا جان چھوٹ گئی مزے تو کر لو دنیا میں؛ نہیں ایسا نہیں ہے: ﴿لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى﴾ (نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا) (طٰہٰ:74): یعنی اتنی زیادہ تکلیف ہوگی مرنے کی تمنا کرے گا مر نہیں پائے گا جینے کی تمنا کرے گا جی نہیں پائے گا اتنی زیادہ تکلیف اور کرب میں ہوگا! (نعوذ باللہ)۔

جلد کا کیا ہو گا ایک دفعہ جل کر راکھ ہو جائے گی جان چھوٹ جائے گی؟! نہیں! جلد بدلتی رہے گی، بعض سلف نے کہا کہ سو مرتبہ، بعض نے کہا ایک سو بیس مرتبہ، بعض نے کہا إلّا ما يشاء الله:﴿بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ﴾۔

(اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین)۔ کبھی کا ہاتھ جلا ہے تھوڑا سا کوئی گرم چیز اٹھاتے ہوئے پکڑتے ہوئے کتنا درد ہوا کبھی سوچا ہے؟! یہ کچھ سیکنڈز کے لیے کچھ لمحے کے لیے جلا ہے ہماری کیا حالت تھی جن کی پوری جلد ایک ذرّے برابر جلد کی کوئی جگہ نہیں ہو گی جس کو جلایا نہیں جائے گا! (یاد رکھیں ذرّے برابر بھی جگہ بچے گی نہیں!)۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جلتا ہوا انسان اپنے آپ کو بچاتا ہے زیادہ حصے کو بچاتا ہے کوشش کرتا ہے کہ زیادہ حصہ نہ جلے ایسا ہوتا ہے نا؟ تاکہ درد کم ہو یعنی زیادہ حصہ جلے گا تو زیادہ درد کم حصہ جلے گا تو کم درد کامن سینس (Common sense) ہے نا؟! "جلود" ساری کی ساری جلد ذرّہ برابر جگہ نہیں بچے گی سب جلادی جائے گی بار بار جلادی جائے گی اور بار بار جلد کو بدل دیا جائے گا! ﴿لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ﴾:

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦﴾: بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

عزیز ہے اور بڑی حکمت والا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ چھوٹ ملے گی یہ نہ سمجھے کہ ہم بچ جائیں گے، عزیز جب فیصلہ کرتا ہے تو وہ غالب ہوتا ہے طاقتور ہے (عزیز کا مطلب طاقت ہے غلبہ ہے، بڑے بڑے جتنے بھی الفاظ ہیں معنی ہیں سب اس میں شامل ہیں)۔ جب عزیز طاقتور غالب کوئی سزا دیتا ہے تو دے کر رہتا ہے کہ نہیں؟ ﴿عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾: حکمت والا بھی ہے حاکم بھی ہے فیصلہ کیا ہے سزا کا اور جلدیں بدلتی رہیں گی بار بار بدلتی رہیں گی اور جلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ عزیز اور غالب ہے کوئی روک سکتا ہے کوئی طاقتور؟! کوئی نہیں روک سکتا! فرعون، نمرود، کوئی دنیا کا کافر کوئی دنیا کا بادشاہ کوئی دنیا کا طاقتور ہے تو دکھاؤ!

اس لیے اختتام کس چیز پر ہوا ہے؟ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾: اللہ تعالیٰ ہمیشہ جو ہے عزیز اور حکیم ہے۔

یہ آیت وعد یا وعید کی آیت ہے؟ وعید کی آیت ہے اس میں سزا ہے درد ہے عذاب کا ذکر ہے اور یہ قرآن مجید کا بہترین ایک طریقہ ہے انداز ہے کہ وعید پھر وعد بھی آتا ہے۔ اب مومن ڈر گیا نا کہ جلدیں ہیں جہنم ہے جلانا ہے لعنت ہے یہ سب وعید ہے، دوسری طرف دیکھیں کہ وعد میں تھوڑا سا مومنوں کو جو قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں ان کو ذرا سکون ملے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝٥٧﴾ (النساء:57)

کمال ہے!

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾: یہ پیغام مومن بھی سن رہے ہیں یہودی بھی سن رہے ہیں مشرکین بھی سن رہے ہیں نصاریٰ بھی سن رہے ہیں کافر بھی سن رہے ہیں (نہیں؟!) اب دو راستے ہیں کہ یا تو ایمان کا راستہ ہے ابھی یہ جو خوشخبری آنے والی ہے وعد کی باتیں، یا تو ابھی

جو کافروں کی وعید ہے وہ راستہ ہے جو تم نے اپنایا ہوا ہے۔ تو ابھی بدلنے کا موقع ہے توبہ کا وقت ہے کہ نہیں؟ اس لیے دوسری خوشخبری بھی دی ہے کہ مومنوں کے لیے سکون ہے اور کافروں کے لیے نصیحت ہے عبرت ہے تو وقت ہے ابھی سمجھنے کا۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾: اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔

﴿سَنُدْخِلُهُمْ﴾: عنقریب ان کو بھی داخل کریں گے۔ اُن کو کہاں داخل کیا تھا کافروں کو؟ جہنم میں۔

اب ان کو مومنوں کو کہاں داخل کریں گے؟ ﴿سَنُدْخِلُهُمْ﴾: عنقریب داخل کریں گے ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾: ایسی جنّات اور باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں: ﴿تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾۔

اگلی خوشخبری، خوشخبری دیکھیں ایک دو تین بڑھتی جاتی ہیں: ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾: ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان باغات میں ان جنّات میں جنتوں میں رہیں گے۔ جنّات جمع جنّت کی ہے تو ایک نہیں اللہ تعالیٰ کی کئی جنتیں ہیں ان جنتوں میں اللہ تعالیٰ داخل کرے گا:

﴿سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾۔

اگلی خوشخبری: ﴿لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾: ان جنتوں میں ان کے لیے پاک بیویاں ہیں۔

﴿مُّطَهَّرَةٌ﴾: گندگی سے پاک ہیں حیض کا خون نہیں آتا پاک ہیں، بدبو نہیں ہوتی پسینہ نہیں ہوتا پاک ہیں۔

﴿وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝﴾: اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔

"ظِلّ اور ظَلیل": جنّت کے باغات جنّت کی چھاؤں، ٹھنڈی چھائیں ٹھنڈی ہوائیں، خوشبو، خوبصورتی، پاک بیویاں، ایک طرف تو یہ ہے۔

دوسری طرف جہنم کی آگ ہے بدبو ہے اور ظلمتیں ہیں، جلد کا تبدیل ہو کر بار بار جلانا ہے عذاب اَلیم ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (نعوذ باللہ)۔

کیا سمجھنے والی بات ہے کہ نہیں؟ غور و فکر والی بات ہے کہ نہیں؟

اس لیے اہل ایمان جو ہیں اُن کا ایمان ان آیات کو سننے کے بعد پڑھنے کے بعد مضبوط ہوتا ہے ایمان بڑھ جاتا ہے دل ڈر جاتے ہیں اور کیفیت بدل جاتی ہے۔ قرآن مجید سے مومنوں کے دل دھڑکتے ہیں تبدیلی آتی ہے اثر ہوتا ہے پھر اُس اثر کی وجہ سے اُن کے ایمان میں مضبوطی بھی آتی ہے اور عمل صالح میں بھی مضبوطی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے شکر میں بھی مضبوطی آتی ہے۔

اور اہل کفر جو ہیں جو (نعوذ باللہ) حسد اور بغض کا شکار ہیں اُن کے حسد اور بغض میں مزید اضافہ ہوتا ہے جبکہ راستہ تو آسان تھا توبہ کا، ابھی بھی یہودی توبہ کر کے دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں ہمارے بھائی ہیں لیکن اگر وہ اصرار کرتے ہیں اور بضد ہیں اپنے اس حسد پر بغض و نفرت پر اور کفر پر تب تو وہ دشمن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اَلیم کے مستحق ہیں (نعوذ باللہ)۔ چاہے یہودی ہو نصرانی ہو یا مشرک ہو، یا کوئی بھی ہو کفر پر اُن کا خاتمہ ہوا ہے تو کوئی خیر نہیں ہے، ہاں! زندہ ہے حیات ہے ابھی بھی ایمان کا توبہ کا دروازہ کھلا ہے توبہ کر لے کلمہ پڑھ لے ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کرے ان شاء اللہ دنیا میں بھی عزت ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جنّتیں ہے اور یہ ساری خوشخبریاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے یہاں پر وعد اور پیارے انداز میں یہ ساری نعمتیں اور انعامات اور احسانات کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

وعد اور وعید کی آیات کے تعلق سے:

(۱) اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ دونوں پر ایک ساتھ عمل کیا جاتا ہے، اگر کوئی مسلمان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو دنیا میں وہ مسلمان ہے لیکن اپنے گناہ کی وجہ سے وہ فاسق ہے اور اُسے ملی فاسق بھی کہتے ہیں، اُسے صرف فاسق بھی کہتے ہیں، اُسے مومن فاسق بھی کہتے ہیں لیکن کافر نہیں ہوتا؛ کبیرہ گناہ کی وجہ سے مسلمان، مسلمان رہتا ہے لیکن کافر نہیں ہو سکتا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ سپرد ہے۔

جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اگر اُس کا خاتمہ کبیرہ گناہ پر ہوتا ہے (کفر اور شرک کے علاوہ اگر اُس کا خاتمہ کسی کبیرہ گناہ پر ہوتا ہے) اور وہ توبہ نہیں کرتا ہے تو آخرت میں اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے عدل وانصاف سے اُسے سزا دے جب تک کہ اُس کے کبیرہ گناہ پاک نہیں ہوتے جہنم میں اور چاہے تو اپنے فضل و کرم سے اُسے معاف کر دے گناہ اُس کے بخش دے۔

(۲) اور دوسری طرف جو اہل بدعت ہیں اُن لوگوں نے دو راستے اختیار کیے ہیں، ایک تو وعید یہ کا راستہ ہے جنہوں نے صرف وعید کی آیات پر عمل کیا ہے اور وعد کی آیتوں کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ خوارج اور معتزلہ ہیں، جو خوارج ہیں کہتے ہیں کہ کافر ہیں دنیا میں جو کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں ،اور معتزلہ کہتے ہیں کہ دو منزلت کے بیچ میں ایک منزلت میں ہیں نہ مومن ہیں نہ کافر ہیں دنیا میں اور آخرت میں کہتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں وہ سزا پائیں گے کافروں کے ساتھ۔

(۳) دوسری طرف تیسرا گروہ جو ہے وہ مرجئہ کا ہے (اہل بدعت میں سے بدعتی گروہ ہے) جو کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب جو ہے اُس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا اُس کا ایمان پکا ہے جیسا کہ (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان ہے اور جبریل اور میکائیل کا ایمان ہے فرشتوں کا ایمان ہے اُس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے وہ سود کھائے چاہے وہ زناکاری کرے بدکاری کرے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ بھی بدعتی گروہ ہے اس گروہ نے صرف وعد کی آیات پر عمل کیا ہے جو خوشخبری کی آیات ہے جن میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جنتیں ہیں حوریں ہیں یہ چیزیں ہیں، اور وعید کی آیتوں کو چھوڑ دیا ہے۔

(۴) اور اہل سنت والجماعت نے دونوں آیتوں کو ایک ساتھ ملا کر عمل کیا ہے اور حق ادا کیا ہے اس معاملے کا اور یہ وعد اور وعید کی آیات پر عمل کرنا اور صحیح سمجھ جو ہے یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ہے اسے اچھی طرح سمجھنا ہے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس 004-11: سورۃ النساء کی مختصر تفسیر (آیات:49-57) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio